محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عن معاذ بن جبل قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فلما سرت ارسل فی اثری فرددت فقال اتدری لم بعثت الیک؟ قال لا تصیبن شیئا بغیر اذنی، فانہ غلول ومن یغلل یات بما غل یوم القیامۃ، لھذا دعوتک وامض لعملک۔

(جامع ترمذی۔ ابواب الاحکام۔ باب ماجاء فی ہدایا الامراء)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا (امیر بنا کر) بھیجا، جب میں آپ کے ہاں سے رخصت ہوا تو میرے پیچھے ایک آدمی بھیجا اور مجھے واپس بلا لیا گیا۔ فرمایا تمھیں معلوم ہے، تمھارے پیچھے آدمی کیوں بھیجا؟ فرمایا، (دیکھو) میری اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ لو، (یاد رکھو) وہ خیانت ہے اور جو خیانت کرتا ہے وہ قیامت کے روز خیانت کی ہوئی چیز لے کر (اللہ کے دربار میں) حاضر ہوگا۔ میں نے تم کو یہی بات کہنے کے لیے بلایا تھا، جاؤ، اپنے کام میں مصروف ہو جاؤ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی اگرچہ بہت مختصر اور چند الفاظ پر مشتمل ہے، لیکن نہایت اہم ہے۔ یہ ارشاد حضور نے اس وقت فرمایا جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو آپ یمن کا امیر بنا کر بھیج رہے تھے۔ یہ حکم اگرچہ ایک شخص کو دیا گیا ہے، لیکن اس کا اطلاق تمام امرا اور اپنے اپنے محکمے کے ذمہ دار افراد پر ہوتا ہے۔ اس میں حضور نے امیر اور حکمران کو ہر اس چیز کے قبول کرنے سے منع فرمایا ہے، جو ناجائز طریقے سے لی جائے اور لوگ اس لیے اس کی خدمت میں پیش کریں کہ وہ ان کا امیر، حاکم یا ان کے علاقے کے ذمہ دارانہ منصب پر فائز ہے۔ مثلاً اس نیت سے اسے کوئی تحفہ دیں، سواری کے لیے گھوڑا، اونٹ یا موٹر وغیرہ پیش کریں، اس کے بچوں کو کپڑے یا مٹھائی اور پھل وغیرہ دیں۔ یا عام لوگوں کی نسبت تاجر اور دکاندار اُسے سستی چیزیں مہیا کریں، یا اس کو سکونت کے لیے مفت مکان دیں۔ یا کوئی اور ایسی سہولت مہیا کریں جو عام حالات میں ممکن نہ ہو، یہ سب خیانت اور رشوت میں داخل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو ایک

حکم جاری کر کے تمام امرائے مملکت اور عمالِ حکومت کو اس سے روک دیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی حرکتوں کو "غلول" یعنی خیانت سے تعبیر کیا ہے۔ جو شخص ایسی چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے جو اس کو بغیر اس منصب پر متمکن ہونے کے حاصل نہ ہو سکتی، وہ مسلمانوں کے مال میں خیانت کرتا ہے اور قیامت کو لازماً اس کی سزا پائے گا۔

حضور نے خاص طور پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بلا کر اس سے روکا اور تاکید فرمائی کہ جن چیزوں کا حصول شریعت کے خلاف ہے، اس سے بہر صورت اپنے آپ کو محفوظ رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ اس عمل کو معمولی سمجھو اور جو جی میں آئے کرتے رہو۔ یاد رکھو، ان تمام چیزوں کو قیامت کے روز لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے گا اور اُن کے غلط اعمال کی وجہ سے انھیں اس کی سزا دی جائے گی ـــ اس قسم کے غلط امور کا ارتکاب خیانت، بددیانتی اور رشوت کی ذیل میں آتا ہے۔

یہاں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ امام ترمذی نے اس حدیث کو ابواب الاحکام کے "باب ماجاء فی ھدایا الامراء" میں درج کیا ہے، اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا تعلق ان تحائف و ہدایا سے ہے جو لوگ امرا و عمال کو پیش کرتے اور پھر انھیں اپنے جائز و ناجائز مقاصد کے حصول کا ذریعہ بناتے ہیں۔ علاوہ ازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو اس وقت یہ حکم دیا جب آپ انھیں یمن کا امیر مقرر کر کے بھیج رہے تھے ـــ مطلب یہ کہ لوگ حکومت کے اہل کاروں اور حاکموں کو کسی نہ کسی بہانے سے تحائف دینے کی کوشش کرتے ہیں، اس سے بہر حال بچنا چاہیے۔

فی نفسہٖ نہ تحفہ دینے میں کوئی قباحت ہے اور نہ اُسے قبول کرنے میں کوئی بُرائی ـ بُرائی اور قباحت اس ذہنیت میں ہے جو عام طور پر عمالِ حکومت اور امرائے مملکت کو کوئی چیز پیش کرتے وقت کار فرما ہوتی ہے۔ اور یہ ذہنیت اس دَور کی پیداوار نہیں شروع ہی سے موجود ہے ـ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کو ختم کرنے کے لیے حضرت معاذ کو کوئی چیز قبول نہ کرنے کی تاکید فرمائی۔